Al-SHARQ
Vol: 04, Isue:02, July-Dec 2023, pp:100-110

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqir.com

ڈاکٹر محمد الصلابی کی کتاب" السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث" کا منہج و اسلوب

Methodology and style of Dr. Muhammad Al-Salabi's book "Al-Sirat al-Nabawiyyah, Narrative of Events and Analysis of Events"

Muhammad Asif
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Syed Zulfiqar shah
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Muhammad Faisal
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Submission: 15-09-2023 *Accepted: 15-10-2023* *Published:30-12-2023*

Abstract

The study of the Prophet's biography, known as Seerat, has been ongoing for centuries, but Western cultural influences have given rise to a new trend in Seerat studies. Muslim biographers have transitioned from narrating historical events to focusing on the practical aspects of the Prophet's life. This shift has not only expanded the breadth of Seerat literature but has also introduced new methodologies and approaches.On one hand, there has been a proliferation in the literature exploring the practical dimensions of Seerat, while on the other hand, a new style and methodology have become prevalent. Muslims, benefiting from practical guidance in their daily lives, have also

found solutions to contemporary economic, social, political, cultural, national, international, and ideological challenges through Seerat.This evolving trend has led to the emergence of a new discipline called "Fiqh al-Seerah." This approach aims to derive insights, wisdom, morals, practical lessons, and general guidelines from the events and life of the Prophet. This interdisciplinary method not only enriches Seerat literature but also provides solutions to modern issues illuminated by the teachings of Seerat.The benefits of this approach are evident, as it has gained popularity in both Arab and non-Arab regions. The newfound methodology, known as Fiqh al-Seerah, has become a prominent feature in Seerat literature, serving as a guide for Muslims in various aspects of life and addressing contemporary challenges through the lens of Seerat.This paper highlights that the book written under the title of Fiqh al-Seerah by Dr. Muhammad Al-Salabi cover a wide range of topics, including treaties, military expeditions, national and international military and organizational principles, benefits, and laws. The findings of this research article contribute to a nuanced understanding of Hazrat Muhammad's seerat, offering insights that can inform interfaith dialogue, foster cultural understanding, and promote a deeper appreciation of the Prophet's legacy. The article concludes with reflections on the enduring significance of studying the seerat of Hazrat Muhammad in the pursuit of global harmony, justice, and compassion.

***Key Words**: Muhammad Al-Salabi ,Sīrah Writing, practical guidance, prevalent ,Fiqh al-Seerah .*

تعارف:

روئے زمیں پر انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس، وہ کامل ترین ہستی ہیں جن کی زندگی اپنے اندر عالمِ انسانیت کی مکمل رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات رہبرِ انسانیت ہے اور آپ ﷺ کی زندگی انسانوں کے لیے عموماً اور مسلمانوں کے لیے خصوصاً کامل نمونہ ہے۔ اسی کاملیت کی بناء پر اور انسانوں کے لیے قابلِ عمل نمونہ ہونے کی وجہ سے گزشتہ چودہ سو سال میں آپ ﷺ کی سیرت و صورت پر ہزاروں کتابیں اور لاکھوں مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ جن میں سیرت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔۔ اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔

انقلاباتَ زمانہ اور بدلتے سیاسی، سماجی حالات و معاشرتی ارتقاء انسانی فکر پر اثر انداز ہوتا ہے جس سے لکھنے والے بھی ہر دور میں

متاثر ہوتے ہیں اور انہیں معاشرے کے مجموعی بدلتے حالت سے نبرد آزما ہو کر معاشرے کی تصنیفی ضرورتوں کو پورا کرنا پڑتا ہے ہر زمانے کا تحریری و تصنیفی سرمایہ اس زمانے کے معاشرتی حالات کی عکاسی کرتا ہے۔

بیسویں صدی عیسوی مسلمانوں کے لیے تہذیبی و ثقافتی، سیاسی و سماجی اور مغرب کی فکری یلغار کے لحاظ سے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ مسلمان نہ صرف سیاسی و عسکری، تہذیبی و ثقافتی و لحاظ سے کمزور ہوئے بلکہ فکری لحاظ سے بھی مغربی اقوام کے زیرِ تسلط آگئے۔ مسلمان مغربی فکر سے مرعوب ہوئے اور فکری انتشار کا شکار ہوئے۔ ان مغربی افکار کے عالمِ اسلام کی نمایاں شخصیات پر اثرات ایک افسوس ناک المیہ بن کر سامنے آیا۔

مستشرقین کی تحقیق کے نام پر اسلام کو نشانہ بنانے کی پیہم مہم نے مسلم اہلِ علم و قلم کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔ ان کتابوں میں تحقیق کے نام پر حضور اقدس ﷺ کی ذات والا صفات کو ہدف تنقید بنایا گیا اور تحقیق کے لبادے میں فکری زہر کو مسلم اذہان میں سمویا گیا۔ مغرب کے شعبہ استشراق کی چال تھی کہ محمد ﷺ کو بطور ایک بڑے ریفارمر کے مان لیا جائے اور مسلمانوں کے ہاں وحی، مغیبات اور معجزات جیسے مسلمات پائے جاتے ہیں انہیں ذہنوں سے محو کر دیا جائے۔ اس سے مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ مسلمان بارہا سیاسی میدان میں شکست سے دوچار ہوئے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسلم معاشرے کو دوسرے فلسفیانہ افکار میں اپنے مسائل کا حل ڈھونڈنا پڑا ہو۔

ان واقعات و حالات نے مسلم اہل قلم میں ایک نیا جوش و جذبہ اور تحریک پیدا کی۔ سیرت پر پہلے بھی تیرہ صدیوں سے کام ہوتا آرہا تھا مگر ان مغربی چالبازیوں نے سیرت نبوی پر ایک نئے سلسلے کی بنیاد رکھی۔ مسلمان سیرت نگاروں نے سیرت کے سوانحی پہلو سے نکل کر اس کے عملی پہلو پر توجہ دینی شروع کی اور واقعاتِ سیرت سے عملی پہلوؤں کا استنباط کر کے اس کو اجاگر کرنا شروع کیا۔ اس سے ایک طرف تو سیرت نگاری میں وسعت پیدا ہوئی تو دوسری طرف نئے اسلوب اور نئے مناہج متعارف ہوئے۔ مسلمانوں کو اب ایک طرف عملی زندگی میں سیرت سے رہنمائی ملنے لگی تو دوسری جانب جدید دور کے معاشی معاشرتی سیاسی سماجی ثقافتی قومی و بین الاقوامی اور تنزویراتی و غیر تنزویراتی اور مسلمانوں کو دعوتی مسائل کا حل ملنے لگا۔ اس جدید سلسلے کے اس نفع مند پہلو کی وجہ سے یہ رجحان عرب و عجم میں پھلنے پھولنے لگا اور نئے نئے مناہج و اسلوب نے سیرت نگاری میں جگہ حاصل کی اور یوں فقہ السیرہ کے نام سے ایک نیا اسلوب متعارف ہوا۔ جس کا مقصد واقعاتِ سیرت و حیاتِ نبوی سے بصائر و حِکَم، مواعظ و عِبَر۔ پند و نصائح نتائج و اسباق اور احکام و مسائل اور مصالحِ عامہ کا اخذ و استنباط کر کے عملی پہلوؤں کی نشاندہی کی جائے اور جدید مسائل کا حل سیرت کی روشنی میں پیش کیا جا سکے۔ فقہ السیرۃ کے عنوان سے لکھی جانے والی ان کتب میں مندرجہ بالا تمام امور کے ساتھ ساتھ معاہدات و غزوات سے قومی و بین الاقوامی عسکری و تنظیمی قواعد و فوائد اور قوانین کا بھی استخراج کیا گیا۔

فقہ السیرۃ پر چند اہم کتب

اس منہج کی ابتدا عربی زبان میں ہوئی اور متعدد کتابیں عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ علامہ ابن قیمؒ کی زاد المعاد ۱، علامہ سہیلیؒ کی الروض الانف ۲، ابن حزم الظاہریؒ کی "جوامع السیرۃ" ۳ کو اس حوالے سے بنیادی ماخذ و

مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔فقہ السیرۃ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کے مصنفین ان کتب کی خوشہ چینی کرتے ہیں۔جدید دور میں اگر دیکھا جائے تو اس سلسلے میں عرب علماء و اہل قلم نے بڑی جانفشانی سے کام کیا ہے۔ محمد بن احمد بن مصطفیٰؒ معروف بہ الشیخ محمد ابو زہرہ ۴ کی کتاب خاتم النبیین ﷺ کا شمار ابتدائی کتب میں ہوتا ہے۔اس کتاب نے عرب دنیا میں فقہ السیرۃ پر کام کے حوالے سے رہبر کا کردار ادا کیا اور عربی زبان مین فقہ السیرۃ کے حوالے سے رجحان پیدا کیا۔

اس سلسلہ کی ایک اہم کتاب شام کے مشہور عالم ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی کی'' فقہ السیرۃ النبویۃ'' ہے ۵ متذکرہ شخصیت شام کے ایک بہت بڑے عالم دین اور کئی کتابوں کے مولف ہیں۔موصوف نے واقعات سیرت کے اختصاراً بیان کے بعد ان سے حاصل ہونے والے اسباق نصائح و فقہی احکام کا استنباط کرتے ہوئے عصر جدید پر اطلاق کی کوشش کی ہے۔یہ خالص تدریسی انداز میں لکھی گئی ہے۔اور تجزیاتی و ادبی اسلوب سے احتراز کیا گیا ہے۔

عالم عرب کی ایک اور مشہور کتاب "السیرۃ النبویہ دروس و عبر " ڈاکٹر مصطفیٰؒ السباعی کی ہے۔ ۶ موصوف ایک زبردست خطیب، داعی، ادیب، فقہی، مجاہد، مفکر اور تحریکی فکر کے حامل انسان تھے۔انہوں نے سیرت نگاری کے فن کو ایک نیا جنم بخشا۔ یہ کتاب اساسی طور پر ان کے ان لیکچرز کا مجموعہ ہے جو انہوں نے کلیۃ الشریعہ میں طلبہ کے سامنے دیے۔ جس کا مقصد طلبہ میں تحریک و جذبہ پیدا کرنا تھا تاکہ وہ اس سے اپنی تعمیرِ سیرت کر سکیں اور نبی ﷺ کی سیرت ان کے لیے مینارہ نور کا کام دے۔ یہ کتاب ان کی آرزو کو مکمل نہ کر سکی اور بوجہ ان کی ناگہانی وفات کے تشنہ رہ گئی۔

فقہ السیرۃ، محمد الغزالی

ادیب باکمال داعی اسلام خطیب بے بدل اور جامعہ ازھر کے خوشہ چیں مصر کے شہر اسکندریہ کے قریب ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے ان کی تمام زندگی دعوت اسلام میں اور خدمتِ اسلام مین گزری۔ جامعہ ام القر جامعہ الازھر اور جامعہ عبدالعزیز کے استاذ رہے ان کی خدمات کے عوض انہیں شاہ فیصل ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ سیرت نبی کو سمجھنے اور اسے موجودہ حالات پر منطبق کرنے کے لحاظ سے ان کی کتاب نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ وہ ایک طرف سیرت کے واقعات کو بیان کرتے ہیں تو دوسری طرف عصرِ حاضر کے مسلم معاشروں کی کمزوریوں کی بھی نشاندہی کرتے ہیں اور مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت کی بنیاد پر لائحہ عمل دیتے نظر آتے ہیں۔ وہ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں مسلمان آج عملی جدوجہد کو ترک کر کے صرف معجزات اور کرامات کے منتظر ہیں جبکہ غزوہ احد سے نتائج اخذ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے باوجود نبی و رسول ہونے اور خدا کی مدد و نصرت کے وعدے کے اسباب و وسائل کو اختیار کیا اسی طرح دیگر سیرت اور غزوات کے واقعات سے بھی انہوں نے اسی طرح کے نتائج و اسباق اخذ کیے ہیں اسی طرح غزوہ احد میں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے واپس جانے سے بھی انہوں نے یہ نکتہ اخذ کیا کہ کسی بھی دعوتی تحریک کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس میں کھوٹے اور کھرے کی تمیز کی جائے اور ایسے مواقع پر ہی کھوٹے کھرے کی تمیز ہوتی ہے۔یہ بات خود دعوت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے کہ اسمیں ہر طرح کے لوگ شامل ہوں اور ان کی چھان پھٹک نہ ہو۔ایسے جھٹکوں سے کسی بھی دعوتی تحریک کو مفاد پرست اور بدنیت و غیر مخلص لوگوں سے الگ کرنا مقصود ہوتا ہے۔

ان چند نمایاں کتب کے علاوہ کچھ مزید کتب بھی فقہ السیرۃ کے عنوان سے تحریر کی گئی ہیں جن میں سعید الحوی کی

فقہ السیرۃ ، ۷ ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی فقہ السیرۃ پر السیرۃ النبویہ الصحیحۃ۔ ۸ ڈاکٹر مہدی رزق اللہ کی السیرۃ النبویہ فی ضوء المصادر الاصلیہ وغیرہ شامل ہیں۔۹

فقہ السیرۃ میں جس کتاب پر میری نظرِ انتخاب پڑی ، وہ ہے ڈاکٹر محمد الصلابی کی "السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث" سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا مختصر سا تعارف پھر اس کے بعد ان کی کتاب کا تجزیہ پیش کیا جائے گا اور سیرت نگاری میں ان کے منہج اور طرز کا جائزہ لیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد محمد الصلابی

ڈاکٹر صاحب لیبیا کے شہر بن غازی میں ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوئے فقیہ، مصنف، مورخ، اور سیاسی ورکر و سیاسی تجزیہ کار ہیں۔ بہت سی کتابون کے مصنف ہیں۔ انہوں نے مدینہ یونیورسٹی کے کالج آف دعوہ اینڈ فنڈامینٹلز آف ریلیجن سے بہترین کارکردگی کے ساتھ بین الاقوامی بیچلر کی ڈگری حاصل کی اور سنہ ۱۴۱۳/۱۴۱۴ ہجری میں اپنی جماعت میں نمایاں رہے۔ انہوں نے ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء میں ام درمان اسلامی یونیورسٹی سوڈان فیکلٹی آف فنڈمنٹلز آف ریلیجن، شعبہ تفسیر اور قرآنی علوم سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد اپنا مقالہ

لکھ کر The Jurisprudence of Empowerment in Holy Quran ۱۹۹۹ میں سوڈان میں ام درمان کی اسلامی یونیورسٹی سے اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور تا حال اپنی دینی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سوانح نگاری سے آپ کو خصوصی شغف ہے ۔کئی مشہور شخصیات کی سوانح عمریاں تحقیقی انداز میں تحریر کر چکے ہیں۔ سیرت حضرت ابوبکر ، سیرت حضرت عمر ،سیرت حضرت علی ،سیرت حضرت عثمان ،سیرت حضرت امیر معاویہ ،سیرت عمر بن عبدا لعزیزؒ ، جیسی بلند پایہ تحقیقی کتب تحریر کر چکے ہیں ۔اس کے علاوہ وہ تاریخ ِادیان و فرق پر بھی کافی دسترس رکھتے ہیں ۔ تاریخ سلطنتِ عثمانیہ ، تاریخ سلاجوق ، اور تاریخ ِخوارج جیسی ان کی کتابیں اہل علم و محققین سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں ۔ بلادِ عرب میں ان کی تحقیقی کتابوں کو بڑے شوق و ذوق سے پڑھا جاتا ہے، ان کی کئی کتابوں کے اردو میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔ ''السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث'' سیرت نبوی پر ان کی مشہور کتاب ہے۔

اس آرٹیکل میں تحقیق اور تجزیے کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کی جائے گی کہ اس کتاب میں سیرت نگاری کا کون سا منہج اختیار کیا گیا ہے اور اس کتاب کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں۔

السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث

فقہیات ِسیرت پر یہ ڈاکٹر محمد الصلابی کی عمدہ کاوش ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا اکثر حصہ نبی ﷺ کی سوانح سے متعلق ہے اور انہوں نے نبی ﷺ کی زندگی کے تمام احوال کو جامعیت کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر اس میں سیرت کے جو

واقعات ہیں ان کو محض تاریخاً ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے اصل اہداف و مقاصد کو ڈاکٹر صاحب نے پیشِ نظر رکھا ہے اور سیرت رسول ﷺ کے اصل جوہر و مغز کو سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی وجہ تالیف ذکر کرتے ہوئے وہ رقم طراز ہیں۔

وقد لاحظت التفاوت فی ذکر الدروس و العبر والفوائد والاحداث بین کتب السیرة قدیماً و حدیثاًفاحیاناً یذکر ابن کثیر ما لم یذکرہ اصحاب السنن --------- فاکرمنی اللہ تعالیٰ بجمع تلک الدروس والعبر والفوائد۔ ونظمتها فی عقد جمیل یسھل الاطلاع علیه و یساعد القارئ علیٰ تناول تلک الثمار الیانعة بکل سھولة ۱۰

یعنی مولف کا مقصد اس کتاب کی تالیف سے ان تمام واقعات ، دروس و عبر اور فوائد کو جمع کرنا ہے جو سیرت کی مختلف قدیم وجدید کتب میں بکھرے ہوئے ہیں۔ سیرت کے ان موتیوں کو ایک لڑی میں پرونا ہے جو بکھرے پڑے ہیں تاکہ قاری کے لیے اس تیار پھل کو حاصل کرنا آسان ہو۔

مقدمہ کتاب مین وہ معاشرے کے مختلف شعبہ ہائے فکر و عمل جیسے دین کے داعیین ،علماء و مربیین ، سیاسی و عسکری قیادت اور عام لوگوں کے لیے سیرت کی ضرورت واہمیت کو بیاں کرتے ہوئے بتاتے ہیں۔

ان دراسة الھدیِ النبوی لھا اہمیة لکل مسلم فھی تحقق عدة اھداف من اھمها الاقتداء برسول اللہﷺ من خلال معرفة شخصیته-------- ان السیرة النبویة توضح للمسلم حیاة الرسول ﷺ بدقائقها و تفاصیلها منذ ولادته حتیٰ موته ---- فالداعی یجد فی سیرة الرسول اسالیب الدعوة ۔الخ ۱۱۔

سیرت کا مقصد نبی ﷺ کی زندگی مبارک سے فوائد واسباق ، درس و عبر کا استخراج کر کے زمانہ جدید میں ان سے رہنمائی حاصل کرنا ہے۔ اس میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے رہنمائی موجود ہے۔

وہ دورِ جدید میں مسلمانون کی اخلاقی وفکری تنزلی ، ایمانی کمزوری روحانی پستی اور ذہنی پسماندگی کی وجہ قرآن سے دوری سیرت نبوی ﷺ سے بُعد اور اپنی درخشاں تاریخ سے ناواقفی کو قرار دیتے ہیں۔

تالیف کتاب میں ڈاکٹر صاحب کا اسلوب و منہج یہ ہے۔

قرآن مجید اور تفاسیر سے استدلال

واقعات سیرت ذکر کرتے وقت وہ قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں کیوں کہ قرآن مجید بھی سیرت محمد ﷺ کا اولین نقش ہے۔ کتاب کے متعدد مقامات پر انہوں نے اس سے طرح طرح سے استدلال کیا ہے۔ جیسے واقعہ اصحاب فیل میں سورۃ فیل سے ، ولید بن مغیرہ کا نبی ﷺ کو جادو گر کہنے پر سورہ مدثر کی آیات ذرنی و من خلقت وحیداالخ۔ ۱۲ سے اسی طرح جنات کے اسلام لانے کے واقعہ میں سورۃ جن سے استدلال کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید اور تفاسیر کی روشنی میں نقوش سیرت کو بہت خوبصورتی سے اجاگر کیا ہے۔ یوں یہ کتاب سیرت اور قرآن کے باہمی ربط کا اظہار کرتی ہے اور کان خُلُقہُ القرآن ۱۳ کی بھرپور فہم عطا کرتی ہے۔

روایات صحیحہ واحادیث صحیحہ سے استدلال

قدیم کتب سیرت میں روایاتِ ضعیفہ واحادیثِ ضعیفہ کی وجہ سے کچھ واقعات ایسے ذکر ہو چکے ہیں جو منصبِ نبوت یا

شان نبوت کے خلاف ہیں اور مستشرقین نے ان روایات کی بنیاد پر نبی ﷺ کی ذات اقدس پر رکیک حملے کیے ہیں۔ اس لیے سیرت کے جدید مناہج و رجحانات میں اس بات کو خاص اہمیت دی گئی ہے کہ سیرت نبی کے تذکرہ اور واقعات کے نقل کرنے میں روایات کی صحت کا التزام کیا جائے۔ اسی رجحان کو اپناتے ہوئے ڈاکٹر الصلابی نے اپنی کتاب میں ان واقعات و روایات کو لیا ہے جو صحت کے لحاظ سے قابل قبول اور جرح و تعدیل کے معیار پر ثابت ہیں۔ اکثر بخاری و مسلم کی روایات ذکر کرتے ہیں ۔ان کے علاوہ احادیث کی تمام کتب سے روایات لی ہیں۔

اشعار کا استعمال

نثری سیرت کے ضمن میں وہ ادبی چاشنی کے لیے موقع بموقع جہاں محسوس کرتے ہیں تو اشعار کا بھی ذکر کرتے ہیں یوں نثری سیرت کے ساتھ ساتھ بعض جگہ منظوم سیرت بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً ولادت باسعادت پر احمد شوقی کے اشعار ذکر کیے ہیں۔ ۱۴

ولد الهدیٰ فالكائنات ضياء — وفم الزمان تبسم و ثناء

الروح ، والملا الملائک حوله — للدين و الدنيا به بُشَراء

قدیم وجدید کتب کا امتزاج

ڈاکٹر صاحب نے سیرت کے قدیم و جدید دونوں مصادر سے استفادہ کیا ہے اور اپنی کتاب کو ان مصادر سے مزین کیا ہے۔وہ حیاتِ طیبہ اوردور نبوی ﷺ کے سنہرے واقعات وحالات کو قدیم و جدید مصادر و مراجع سے چن چن کر یکجا کرتے ہیں ۔پھر اُن کی ترتیب و تحقیق اور توثیق کرتے ہیں اور پھراس سے نتائج و احکام اخذ کرتے ہیں ۔ یہ کتاب ۳۵۰ قدیم و جدید مصادر سے مواد اخذ کر کے مرتب کی گئی ہے یوں یہ کتاب جدید وقدیم کا حسین امتزاج ہے۔ سیرت کے قدیم ترین مآخذ سیرت ابن اسحاق سے لے کر ابو الحسن علی ندوی تک جتنی بھی معروف کتب سیرت ہیں سب سے مستفید ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں وہ اپنے معاصر مصنفین سے بھی استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ الغزالی کی فقہ السیرہ ، محمد ابو فارس کی السیرۃ النبویہ دراسۃ و تحلیل یحیٰ الیحیٰ کی مدخل لدارساۃ السیرۃ عضبان کی فقہ السیرۃ سے جگہ جگہ وہ استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ المعاصرۃ اصل المنافرۃ کے تحت معاصر مصنفین ایک دوسرے سے استفادہ کرنے سے کتراتے ہیں مگر ان کے پیش نظر دراصل سیرت کے وہ دروس و عبر فوائد و ہیں جو مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہیں اس کیلیے وہ کسی بھی کتاب سے استفادہ میں عار محسوس نہیں کرتے۔ دوسرا انہوں نے کتب سیرت میں پائے جانے والے تاریخی اختلافات کو بھی کسی حد تک حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

اسلام سے پہلے کے حالات۔

مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ وہ اسلام سے پہلے کی قدیم تہذیبوں اور ادیان سے کتاب کا آغاز کرتے ہیں اور وصال، نبوی تک مسلسل واقعات سیرت کو تفصیل سے بیان کرتے جاتے ہیں۔ وہ اسلام سے پہلے عربوں کے دینی سیاسی معاشی اخلاقی اور معاشرتی حالات بیان کرتے ہیں عربوں کی بنیاد اور ان کے اصولی قبائل کا ذکر کرتے ہیں۔ عرب تہذیب و ثقافت کا ذکر کرتے

ہیں اور عربوں کی فطری صلاحیتوں اور ان کے امتیازات کا تذکرہ کرتے ہیں اور مکہ مکرمہ کو مہبط وحی بنانے کی وجوہات بھی تحریر کرتے ہیں۔

ان کا یہ اسلوب یگانہ و منفرد ہے۔وہ موضوع سے متعلق تمام قدیم و جدید شائع شدہ مواد کو کھنگالتے ہیں پھر تحقیق کی روشنی میں اسے پرکھتے ہیں اور تخریج کا دامن تھام کر اسے تالیف کرتے ہیں وہ اس مواد کو پھر دور حاضر پر منطبق کر کے دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے پیش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پڑھنے والااپنے لیے سیرت سے راہنمائی پاتا ہےاور سیرت سے سبق حاصل کرتا ہے اور پھر ان حاصل شدہ اسباق کی روشنی میں اپنی کردار سازی کرتا ہے۔

دروس و عبر کی خصوصیت

یہ کتاب فقہ السیرت کی منہج کی حامل ہے۔ سیرت سے حاصل ہونے والے اسباق و دروس اور فوائد و عبر پر ان کی توجہ اور فکر بہت گہری ہے ۔عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ دروس و عبر اور فوائد و ثمرات پر مشتمل ہے۔ واقعات سیرت سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات کو اس قدر وضاحت سے بیان کرتے ہیں کہ افہام و تفہیم میں کوئی مشکل پیش نہین آتی۔ لیکن یہ اسباق دور از کار تاویلات نہین ہوتیں کہ قاری کو واقعہ کے ساتھ منطبق کرنے میں مشکل پیش آئے اور وہ اس کو کارلا حاصل گردانے یا تاویل بعیدہ شمار کرے بلکہ قاری کو فہم و ادراک باآسانی حاصل ہو جاتا ہے وہ دروس و عبر کے مستقل عنوان کے ساتھ سیرت سے حاصل شدہ اسباق کو ذکر کرتے ہیں۔ مصنف نے حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے جس دقت نظر اور تعمقِ فکر کے ساتھ دروس و عبر اور احکام و مسائل کا استنباط کیا ہے وہ ان کی جودتِ فکر اور ندرتِ نظر کا عکاس ہے۔یہ کتاب ندرت کے کئی پہلوؤں کی حامل ہے۔ واقعات سیرت کے بیان میں اختلافات کا حل پیش کرتی ہے۔

مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے جوابات

نبی ﷺ کو اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے مخالفین سے طرح طرح کے اعتراضات کا سامنا کرنا پڑا کبھی آپ کو جادو گر تو کبھی افتراء پرداز کہا گیا۔ یہ سلسلہ آپ کی دنیا سے رحلت کے بعد بھی جاری ہے اب بھی مخالفین اسلام آپ ﷺ کی ذات اقدس پر بے ہودہ اور بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں اب یہ جھنڈا مستشرقین نے تھاما ہوا ہے۔اس کتاب میں انہوں نے مستشرقین کے رکیک اعتراضات کے بھی دندان شکن جوابات دیے ہیں ۔ جہاں جہاں انہوں نے سیرت پاک کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے وہاں آپ نے ان کا مدلل رد کیا ہےاور ان کے پیش کردہ اشکالات کو حل کرنے کی سعی کی ہے مثلاًواقعہ شق صدر اور ساتھ اصولِ روایت کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا

اختصار و جامعیت

مؤلف نے سیرت پر جو بھی لکھا ہے زیادہ تر اختصار کو پیش نظر رکھا ہے کہیں کسی جگہ میں تفصیل سے کام لیا ہے۔ اکثر ایجاز و اختصار کے ساتھ تمام واقعاتِ سیرت کو ذکر کیا ہے البتہ وہ ان واقعات سے اخذ شدہ دروس و عبر اور احکام کو تفصیل سے تحریر کرتے ہیں ۔ یوں ان کی سیرت نگاری میں اختصار بھی ہے اور جامعیت بھی۔ ذکرِ واقعات میں تاریخی اور زمانی ترتیب

ڈاکٹر محمد الصلابی کی کتاب " السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث " کا منہج و اسلوب

۔سیرت نگار خواہ وہ جدید ہوں یا قدیم اکثریت نے واقعاتِ سیرت کے تذکرہ میں زمانی اور تاریخی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے ایک تو یہ فطری تقاضا ہے اور دوسرا اس میں تاریخی تسلسل بھی آجاتا ہے اور واقعات میں ایک نظم اور جوڑ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔مؤلف نے بھی اس تاریخی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے واقعات سیرت کو ذکر کیا ہے بیانِ سیرت میں تاریخی ترتیب اور واقعاتی نظم کی پوری پوری رعایت کی ہے۔ وہ اسلام سے پہلے کے جزیرہ عرب کے مختلف نوعیت کے حالات سے بحث کا آغاز کرتے ہیں اور ایک تسلسل کے ساتھ سیرت طیبہ کے ساتھ اس کو جوڑتے ہیں۔یوں ایک قاری کے سامنے سیرتِ نبوی کا ایک پورا نقشہ اور مقصد سمجھ میں آجاتا ہے۔

اہل سیر پر محدثین کی ترجیح

سیرت کا اکثر و بیشتر مواد کتب حدیث سے لیا گیا ہے۔ واقعات کے ذکر کرنے میں سیرت نگاروں کے بجائے مصنف نے محدثین کو ترجیح دی ہے نسب نبوی ؐ فضائل شمائل وخصائلِ نبویؐ ، ولادت و مابعد ولادت ، رضاعت ، واقعہ شقِ صدر ، واقعہ معراج وغیرہ سب کتب احادیث سے ماخوذ ہیں۔ اس طرح انہوں نے سیرت میں محدثانہ اسلوب کو اپنایا ہے۔ واقعات سیرت کے ذکر میں اہل سیر کی طرح ہر واقعہ کا نقل نہیں کیا بلکہ جس کا ثبوت کتب حدیث سے مہیا ہوا ہے صرف اسی کو نقل کیا ہے۔

مشکل الفاظ کی وضاحت و تشریح

وہ اگر کسی کتاب سے کوئی واقعہ نقل کرتے ہیں اور اس میں اگر کوئی مشکل یا غریب لفظ آجائے جو عام مستعمل نہ ہو تو حاشیہ میں اس لفظ کی تشریح و وضاحت بھی کرتے ہیں۔ یوں اصل ماخذ سے لفظ کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کئی مصادر کے خواہ وہ احادیث کے ہوں یا کتب سیرت کے ، مشکل الفاظ کی تشریح کی خدمت بھی انجام دی ہے۔

نتائج البحث

مصنف نے کتاب کا آغاز سیرت نبویؐ کی اہمیت اور اس کے اہداف و مقاصد سے کیا ہے کہ سیرت کے مطالعہ کے وقت کن مقاصد کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس میں کچھ مقاصد عمومی ہیں اور کچھ خصوصی۔ سیرت کے ہر واقعہ کے بعد اس سے مستفاد فقہی احکام ، اس میں مضمر حکمتیں ، دروس اور عبر ، اخلاقی اور معاشرتی قوانین کو ذکر کیا ہے اور یہ مصنف کا ہدف اصلی اور کبیر ہے۔ موضوعِ بحث سے متعلق قدیم وجدید تمام مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں کتبِ احادیث ، کتب تاریخ و سیر پر اعتماد کیا گیا ہے مگر یہ خیال رکھا ہے کہ حدیث ضعیف نہ ہو اور روایت قابل اعتماد ہو ۔کتب سیرت میں جو ضعیف روایات کو لے کر واقعات ذکر کیے گئے ہیں مصنف نے ان پر نقد کیا ہے۔اسی طرح جو واقعہ شانِ نبوت یا حیاتِ نبویؐ سے میل نہیں کھاتا اس کی بھی کمزوری روایۃ و درایۃ واضح کی ہے۔ مصنف نے مختلف کتب سیرت میں بکھرے اسباق و عبر اور دروس واحکام کو یک جا کیا ہے اور یوں یہ فقہیاتِ سیرت کی ایک جامع تالیف ہے مگر دوسری طرف یہ کتاب کی ایک کمزوری بھی بن گئی ہے کی یہ تصنیف سے زیادہ تالیف بن گئی ہے اور مصنف کی اپنی شخصیت اس میں گم ہو کر رہ گئی ہے ۔مصنف کا اپنا اسلوب استدلال اور استنباطِ احکام دب کر رہ گیا ہے۔ مصنف دوسروں کی خوشہ چینی

بہت کرتے ہیں۔

سیرت سے اخذ کردہ احکام ودروس کا تعلق زندگی کے تمام میادین عبادات، معاملات، معاشرت، معیشت، دعوت دین سیاست اور ریاست کے دفاعی اور انتظامی امور سے ہے۔کتاب ادبی اسلوب کی بھی حامل ہے۔ بعض مقامات پر اشعار بھی ذکر کیے ہیں مصنف مقفع اور مسجع عبارت بھی کہیں کہیں تحریر کرتے ہیں کتاب کی سطر سطر سے ادبی چاشنی اور حضورﷺ کی محبت چھلکتی نظر آتی ہے۔

خلاصہ بحث

فقہیاتِ سیرت پر ڈاکٹر محمد محمد الصلابی کی تصنیف "السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث"۔ایک منفرد اور جامع علمی کاوش ہے۔مصنف نے اس میں واقعاتِ سیرت سے اخذ کردہ مختلف احکام و مسائل اور دروس و عبر جو مختلف کتبِ سیرت میں منتشر تھے، کو یکجا کیا ہے اور خود بھی کئی نئے مسائل ودروس کا اضافہ کیا ہے۔ وہ تذکرہ سیرت میں قرآن، حدیث، سیرت کے قدیم وجدید مصادر سے استفادہ کرتے ہیں البتہ انہوں نے واقعات کے ضمن میں ضعیف روایات سے دامن بچاتے ہوئے مستند روایات کو لیا ہے۔واقعات سے استنباط احکام اور دروس و عبر اخذ کرنے میں وہ گہری بصیرت رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب اختصار، جامعیت ، واقعات میں ترتیب زمانی، قدیم وجدید کا مرقع اور آسان فہم ہے۔ان کی کتاب کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اسے دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے ۔ مکتبہ دار السلام سے تین جلدوں میں اس کا اردو ترجمہ " سیرت النبی " کے عنوان سے مطبوع ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

۱۔ محمد بن ابوبکر بن ایوب بن سعد حریز الزرعی الدمشقی شمس الدین المعروف بابن قیم الجوزیہ ولادت ۶۹۱ ھ وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ ھ

۲۔ ابو القاسم عبد الرحمان السہیلی مولود ۵۰۸ ھ متوفیٰ ۵۸۱ ھ

۳۔ علی بن احمد بن سعید کنیت ابو محمّد ہے اور ابن حزم کے نام سے شہرت پائی وفات ۴۵۲ ھ ولادت ۶ذوالقعدہ ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء وفات ۲۹ مارچ ۱۹۷۴ء

٤۔ محمداحمدمصطفیٰ شیخ ابوزہرہ کےنام سےمعروف ہیں۔

۵۔ محمد سعید رمضان البوطی ترکی میں جلیکا نامی بستی میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے ۲۱ مارچ ۲۰۱۳ ء کو ملک شام میں بم دھماکے میں شہید ہوئے

۶۔ " ڈاکٹرمصطفیٰ الحسنی السباعی حمص میں ۱۹۱۵ ء میں پیدا ہوئے اور ۲ اکتوبر ۱۹٦٤ء کو وفات پائی ۔ " السنۃ و مکانتھا فی التشریع الاسلامی" (اسلامی قانون سازی میں سنت کا مقام اور اس کی اہمیت) کتاب کے مصنف ہیں ۔

۷ ۔سعید بن محمد دیب الحوّی ۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ ء کو حماۃ شام میں متولد ہوئے۔ ۹ مارچ ۱۹۸۹ء کو عمان اردن میں وفات پائی۔

۸۔ ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری ۱۹۴۲ء موصل عراق میں پیدا ہوئے "المجتمع المدنی فی عهد النبوة " (مدنی معاشرہ عہد نبوی میں) سمیت کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔

۹۔ ڈاکٹر مہدی رزق اللہ احمد ۱۹۴۵ء میں سوڈان میں پیدا ہوئے ۔۱۹۷۷ میں جامعہ ازہر سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ۔۲۰۰۵ تک شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب میں اسلامی علوم پڑھاتے رہے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

۱۰ السیرۃ النبویہ عرض وقائع و تحلیل احداث۔ص ۱۱

۱۱ ۔ ایضاً ص ۵

۱۲۔ سورۃ المدثر آیۃ ۱۱ تا ۲۷

۱۳۔ جزء من حديث رواه أبو الدرداء رضي الله عنه قال سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ، فَقَالَتْ : كَانَ خَلْقُهُ الْقُرْآنَ ، يَغْضَبُ لِغَضَبِهِ ، وَيَرْضَى لِرِضَاهُ ۔رواه الطبراني، المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ، حديث رقم ۷۲

۱۴۔ الشوقيات ، احمد شوقی ۔ مؤسسة هنداوي للتعليم والثقافة ط ۲۰۱۲، ص ۴۱